OPEN ACCESS
Al-Nasr
ISSN (Online): 2958-9398
ISSN (Print): 2959-1015
https://alnasrjournal.com

قرآنیات سے متعلق رچرڈ بیل کے افکار: "انٹروڈکشن ٹو قرآن" کا تجزیاتی مطالعہ
Thoughts of Richard Bell on Quran: An Analytical Study of "Introduction to Quran"

Tahira Munawar
Doctoral Candidate, Admin Officer University of Education, Lower Mall Campus, Lahore
Tooba Khalid
Doctoral Candidate, Department of Islamic and Oriental Learning, University of Education, Lower Mall Campus, Lahore
Mufti Muhammad Waseem Arif
Doctoral Candidate, University of Gujrat, Gujrat

Abstract

The Quran has deep and wide influence upon the spirit of man. It is recited in Muslim's Festivals and family occasions. It is used by Muslims to their private and public devotions. It moulds their thoughts. In Islamic context the Orientalists can be described as a group of non muslim authors, particularly from the west using traditional western Ideology to study Islam. Orientalists targeted Islam from all sides according to their own goals and their own mental levels who possessed certain moral values. The Orientalists largely allege the authorship of the Quran and try to prove that it was written by Prophet Muhammad (PBUH). Western Scholars have been interested in Quranic studies the growing group of orientalists is publishing books, conducting conferences and presenting research papers to prove the Quran is a purely human book. According to the Richard Bell who is one of the orientalists

CC BY

who translated the Quran and wrote a famous book introduction to Quran the prophet field to present Quran in compiled form he objects on formation compilation collection Preservation and incompletion of Quran. He criticizes on the different aspects of Quran. The main purpose of this paper is to critically review Richard Bell's objections and to clarify the purpose and back ground of the objections. There is no doubt Quran is completely safe without any changing. This article highlights the thoughts of Richard Bell (Orientalist) who spent his life to study the Quran. This paper though an analytical study of Richard Bell to provide the readers with a basic framework for further ventures.

Key Words: Richard Bell, Quran, Orientalist, Ideology, Festivals

تمہید

مستشرقین ان علماء کو کہاجاتا ہے جو مغربی دنیا کے وہ افراد ہوں جو مشرقی علوم وفنون میں مہارت یادلچسپی رکھتے ہوں۔جو اسلام کو داغدار کرنے کی جرات کرتے ہیں۔استشراق کی اصطلاح تعلیمی اداروں پر ایک لیبل کے طور پر استعمال ہوتی ہے اور مستشرق اس شخص کو کہتے ہیں جو مشرقی تمدن و تہذیب کے بارے میں پڑھتا لکھتا اور تحقیق کرتا ہو۔ مستشرقین کا اسلام سے متعلق شکوک وشبہات پر مبنی مواد فراہم کرنا اہل اسلام کو متذبذب کرنے کی کوشش ہے۔ وہ قرآن سیرت فقہ روات حدیث اسماء الرحال تدوین حدیث ان میں سے ہر موضوع کے متعلق اپنی کتابوں میں تشکیک شدہ مواد شامل کرتے ہیں جس سے جو انسان اسلام پر وسیع نظر نہ رکھتا ہو باسانی اسلام سے منحرف ہو سکتا ہے۔ اسلام میں ایسی مقناطیسی طاقت ہے جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔لہذا اہل مغرب ایسے زہریلے لٹریچر کو پھیلاتے رہتے ہیں۔ رچرڈ بیل نے بھی قرآن پاک پر اعتراضات کے حوالے سے بحث سے ثابت کیاہے کہ انہوں نے قرآن جیسی محفوظ کتاب میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کی ہے مگر ان کی اس کوشش کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ان کی کوشش ہے کہ لوگوں میں اسلام سے بیزاری پیدا ہو جائے۔ اکثر جگہوں پر وہ خود بھی اعتراض کرتے ہوئے وہ زیادہ مطمئن نہیں نظر آتے نہ ہی اسے اسلام کی حقیقی تعبیر خیال کرتے ہیں۔ یہ دراصل ایسی تحریر ان لوگوں کے لیے لکھتے ہیں جو جدید مغربی علم سے متاثر ہوں اور جن کا اسلام سے بھاگ جانے کا اندیشہ ہو حقیقت یہ ہے کہ قرآن سے اخذ کردہ تعلیمات پر توجہ انسان کو خدارسیدہ انسان بناتی ہے تجدد پسند نہیں۔ عوام الناس خود ان لوگوں کو پسند کرتے ہیں جو روحانیت کو قرآناتے ہیں۔ قرآن کی تعلیمات آدمی میں خداخوفی عجزاانصاری پیدا کرتی ہیں۔ بہت سے علماء نے مستشرقین کے ان اعتراضات کے مدلل جوابات دیے ہیں جن کی اصلاحی کوششوں کی قدر وقیمت کا اندازہ ان کی تصانیف کا مطالعہ کرنے سے ہوتا ہے۔

رچرڈ بیل کا تعارف

رچرڈ بیلٹ ایک برٹش عریبسٹ تھے۔ وہ 1876 میں پیدا ہوئے۔ وہ یونیورسٹی اف ایڈن برگ میں عربی کے لیکچرار تھے۔ وہ ایک سیاسی ایکٹیویٹرز بھی تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کے بہت سال یونیورسٹی آف ایڈن برگ میں قرآن پاک کی تعلیم دیتے

ہوئے گزارے۔ 1925ء میں the origion of islam in its Christian environment لکھی۔ قرآنیات پر کام کے حوالے سے اس معروف برطانوی مستشرق رچرڈ بیل نے 1937 سے لے کر 1947 کے دوران the quran translated with critical arrangement of resources کے عنوان سے قرآن پاک کا ترجمہ کیا۔ 1953 میں اپنی معروف کتاب introduction to quran شائع کی جس کا منٹ گمری واٹ نے 1970 میں نظر ثانی شدہ ایڈیشن پیش کیا۔ ان کی وفات 1952 میں ہوئی۔

رچرڈ بیل نے قرآن پر بہت سے اعتراضات کیے جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

1. مختلف قرآنی سورتوں میں اغلاط کی نشاندہی
2. قرآن کے عدم تکمیلیت اور قرآنی روایات کا نسخ ہونا
3. قرآن کی عیسائیت اور یہودیت سے مشابہت
4. متاثر کرنے کے لیے خیالی مخلوقات
5. قرآن میں اضافی مواد معوذتین اور سورہ فاتحہ
6. ہامان اور مریم کے حوالے سے قرآنی اغلاط
7. قرآن کی اصل یا قرآنی تاریخ
8. قرآن کی شکل
9. قرآنی نام سورتوں کے پراسرار حروف ان کے عنوانات
10. جمع و تدوین قرآن
11. قرآن کی ساخت اور اسلوب
12. ڈرامائی مناظر کی داستانیں اور تمثیلیں
13. سورہ کی تجدید اور اس میں تبدیلیاں سورۃ کی طوالت
14. قیامت اور عذاب کی تخلیقی کہانیوں کی تشریحات
15. الجھاؤ والے اقتباسات
16. قرآن نے پہلے صحیفوں کی تعلیم دی
17. قرآنی تعلیم کا مواد یہود و نصاری سے متعلق
18. قرآن کی ترقی کے مراحل
19. قرآن کے مواد اور ذرائع
20. قرآن کی تقسیم
21. قرآن کے ناموں کی شکل، سورۃ کے پراسرار حروف کے سورۃ کے عنوانات
22. عہد نامے پر قرآن کا انحصار
23. قانون سازی نماز کھانے پینے کا، جوا، روزہ حج، زیارت طلاق، وراثت

ذیل میں رچرڈ بیل کے کچھ اعتراضات درج کیے گئے ہیں اور ان کا رد کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

غیر مستند اور سنی سنائی کہانیاں

رچرڈ بیل کہتے ہیں کہ اصحاب کہف، تخلیق و خبوت ادم، قصہ حضر و موسی اور ذلکرنین وغیرہ سے متعلق قصے اس زمانے میں مروج غیر مستند اور سنی سنائی کہانیاں ہیں اور یہ قرآن پاک کے اندر شامل کی گئی ہیں:

Muhammad was dependent upon Lay informants whose memories were not always clear as to what was actually in scriptures explains also the presence in Quran of extra biblical stories and of material which does not stickly belong to religious literature at all .Not only do we find the story of fall of iblis from among the angels of Heaven conjoined with the story of creation and of The Fall of Adam but we find Also legend of seven sleepers and curious story of the Moses and Al-Khidar and story of Dhul qarnain that is Alexander the Great The Legend of seven sleepers Like The Romance Of Alexander from which the other two stories are derived was not doubt no doubt wide spread in the Christian East.[1]

دنیا کے پہلے انسان جنہیں اللہ نے قرآننے ہاتھوں سے تخلیق فرمایا اور ان کا جوڑا بنایا ان کو جنت میں ٹھہرایا گیا اور ان کو ایک درخت کے قریب جانے سے روک دیا۔ حضرت آدم کے وجود کے دشمن اور حسد کرنے والے شیطان نے دھوکے میں آدم اور اس کی بیوی کو شجر ممنوعہ کا پھل کھانے پر اکسایا اور اللہ تعالی نے انہیں زمین پر پھینک دیا۔ آدم کے زمین پر پھینک کے جانے کو خبوط آدم سے تعبیر کیا جاتا ہے اس کہانی کو بڑی تفصیل کے ساتھ قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اصحاب کہف یعنی غار والے جو ترکی کے صوبے ازمیر کا حصہ ہے۔ بعض کے نزدیک اصحاب کہف غار کا تعلق اردن سے ہے اصحاب کہف چند نوجوان تھے۔ جو ظالم بادشاہ سے توحید پر ایمان بچانے کی غرض سے شہر سے باہر غار میں جاچھپے تھے۔ ان کے ہمراہ ایک کتا بھی تھا۔ اللہ تعالی نے اصحاب کہف پر نیند طاری کر دی اور وہ 300 سال تک اسی حال میں رہے پھر اللہ نے انہیں اٹھایا۔ اٹھنے کے بعد ایک بندہ سکہ لے کر کھانا لینے کے لیے شہر گیا تو زمانہ ہی بدلا ہوا تھا۔ ظالم بادشاہ کی جگہ صاحب ایمان حکمران تھا اس نے ان کی بڑی عزت اور توقیر کی اور اس کے بعد پھر وہ غار میں جا کر سو گئے۔ لوگوں نے ان کی اس یہاں پر یادگار بنا دی۔ اس کے بعد معروف روحانی اور پر اسرار شخصیت حضرت خضر کے بارے میں جو قصہ بیان کیا گیا۔ انتہائی نیک اور پارسار روحانی اسرار کے حامل ہونے کے حوالے سے قرآن کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ قرآن کی تاریخی شخصیت انتہائی مبہم ہے۔ قرآن میں قرآن کا نام نہیں آیا ہے۔ موسی نے جس خدا کے بندے سے ملنے اور اسے اس سے علم سیکھنے کے لیے درخواست کی تھی وہ حضرت خضر ہی ہیں۔ عام خیال ہے کہ قرآن نے آب حیات پی رکھا ہے۔ ابھی تک زندہ ہیں۔ سمندروں اور دریاؤں میں لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ قرآن نے سورہ کہف میں ذوالقرنین کے نام سے جس شخص کا ذکر کیا وہ وسیع سلطنت کا نیک دل اور عادل فرمارواہے۔ جس نے سورج کے طلوع اور غروب کے مقامات تک سفر کیا دیواروں کے درمیان یاجوج وماجوج کے حملوں سے بچاؤ کے لیے لوہا پگھلا کر دیوار تعمیر کی۔ ہم مسلمان ہیں اور قرآن پاک اور اس میں موجود ہر روایت، قصے اور حکم پر عمل کرنا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ قرآن میں کسی قسم کی تبدیلی یا من گھڑت کہانی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

فرشتوں کا وجود

رچرڈ بیل فرشتوں کے بارے میں یہ نظر یہ رکھتے ہیں کہ فرشتے تخیلاتی مخلوق ہیں اور ان کا نظریہ مسیحیت اور یہودیت سے لیا گیا ہے اس بارے میں رچرڈ بیل اپنی کتاب میں کہتے ہیں

Richard Bell says regarding others spiritual beings like Angels do not appear in the earliest parts of the Quran they belong to the period of closer contact with Judaism and Christianity if we judge by the form of the word Malak and especially by its plural Malaika it is a borrowing from ethiopic and thus reached Mohammed from Christian sources But it seems probable that the word was known to the Arabs before his time though unlikely that Pagan were so interested in the idea as to demand that an Angels should have been sent as messenger.[2]

دراصل فرشتے اللہ کی نوری مخلوق ہیں اور اللہ تعالی کے ماتحت ہیں۔ اس کا حکم مانتے ہیں۔ پیغام رسانی کرتے ہیں اور قیامت کے دن وہ دکھائی دیں گے۔ اس دن روحیں بھی سامنے آئیں گی۔ یہ پیغمبروں کے پاس آکر اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور ان کے ذمے مختلف فرائض ہیں جن کو یہ ادا کرتے ہیں۔

شیطان کا وجود

قرآن پاک میں شیطان کے بارے میں مختلف جگہوں پر ذکر کیا گیا ہے۔ اس بارے میں شیطان پر اعتراض کرتے ہوئے رچرڈ بیل نے اپنی کتاب میں جو کچھ کہا اس کا مفہوم یہ ہے۔ شیطان انسانیت کا کھلا دشمن ہے اس کا تخیلاتی نظریہ بھی یہودیت اور عیسائیت سے لیا گیا ہے۔ اس کو ابلیس بھی کہا جاتا ہے۔

shaytan the great enemy of mankind belongs to the Jewish and Christian thought world. To judge by the form of the word it and the idea came through ethiopic Christian channels. A Christian origin is also indicated by the name iblice.[3]

دراصل شیطان پہلے ایک فرشتہ تھا مگر اس نے انسان کو سجدہ کرنے سے انکار کر کے خدا کی نافرمانی کی اور وہ گمراہ ہو گیا۔ وہ اب انسانوں کو گمراہ کرتا ہے اور انہیں برے کاموں پر اکساتا ہے۔ انہیں بہکاتا ہے۔ ہمیں ہدایت کی گئی ہے کہ اس کی باتوں پر عمل پیرا نہ ہوا اور اس کے پیچھے نہ چلیں کیونکہ وہ ہمیں بہکاتا ہے۔

1. **جنت اور حوروں کے تصور**

جنت اور حوروں کے تصور کے بارے میں رچڈ بیل کے خیالات ان کی کتاب میں درج ذیل ہیں:

> Aljanna the garden through which the rivers flow this is not out the garden of Eden in fact we find it designated Jannat[4] Most mysterious element in the Quran conception of Paradise is thatof the Hur the beautiful chaste purified female companions of the blessed.[5]

دراصل جنت جو کہ ایک باغ ہے اور اس میں ندیاں بہتی ہیں۔ قرآن پاک میں اس بارے میں نظر یہ پیش کیا گیا ہے کہ جن لوگوں پر رحمت ہو گی وہ اس باغ میں عیش و عشرت کے ساتھ رہیں گے اور کھائیں پییں گے۔ ان کی خدمت کے لیے وہاں پر غلام موجود ہوں گے اور وہاں خوبصورت حوریں خدمت کرنے کے لیے موجود ہوں گی حور ایک ایسی مخلوق ہے جو سرخ و سفید عورت ہو گی موٹی انکھوں والی ہو گی اور نیک لوگوں کے ان کے ان کی نیکی کے بدلے میں ان کی خدمت گزاری کے لیے حوریں ملیں گی۔ جنت میں نیک لوگوں کو عیش و عشرت ملے گی۔ جبکہ جنت میں برے لوگوں کو سزائیں دی جائیں گی۔ قرآن پاک میں جنت کے مختلف درجات کا بھی ذکر ہے۔

قیامت کا تصور

قیامت کے دن کے بارے میں تنقید کرتے ہوئے رچرڈ اپنی کتاب میں کہتے ہیں:

قیامت کے دن ہمارے میز ان پیش کیے جائیں گے۔ ہمارے اچھے اور برے کام لکھنے والے فرشتے ہمارے اعمال نامے اللہ تعالی کے سامنے پیش کریں گے۔ اس دن اعمال نامے پیش ہوں گے اور جن کے اعمال کا وزن زیادہ ہو گا وہ جنت میں چلے جائیں گے۔ جیسے نبی پیغمبر اور نیک اور پارسل لوگ اور جن کے اعمال کا وزن ہلکا ہو گا وہ جہنم میں جھونک دیے جائیں گے۔

The judgement is sometimes spoken of as a balance in which good and bad deeds of men are weight as for him whose balance are heavy, he shall be in life satisfactory but as for him whose balance are light, he shall Paris the result of judgement is either ever lasting blis or ever lasting torment there is no middle place.[6]

ہمارا قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری اصلاح کے لیے رسول بھیجے اور قیامت کے دن ہمارے اچھے برے اعمال کی بناء پر ہمیں اچھا صلہ جنت کی صورت ملے گا اور برے اعمال کی بنا پر جہنم میں بھیج دیا جائے گا اور جہنم بہت ہی برا ٹھکانہ ہے جہاں پر مختلف قسم کی سزائیں دی جائیں گی۔

قرآن پاک میں تحریف اور تبدیلی

بیل کہتے ہیں کہ خود قرآن مجید میں بھی اس کے شواہد موجود ہیں کہ نبی نے اپنی نبوت کے مختلف ادوار میں وحی الٰہی کے مختلف اجزاء کو اپنی نگہداشت میں رکھا۔ ان میں سے کچھ اجزا مرتب شکل میں تھے اور کچھ غیر مرتب تھے۔ قرآن نے آگے چل کر انہی اجزاء کو مذہب کی شکل میں امت کے حوالے کرنا تھا۔ مگر بدقسمتی سے اس کام کو مکمل کرنے سے پہلے ہی قرآن کی وفات ہو گئی۔ یعنی آج قرآن میں جو کچھ موجود ہے وہ قرآن کے انتقال کے بعد قرآن کے پیروں کاروں کے جمع کردہ مواد کا نام ہے۔ جب انہوں نے نبی کے الہامات کے مجموعے کی ضرورت کو محسوس کیا اس وقت تک اس کا بیشتر حصہ ضائع ہو چکا تھا اور دوسرے حصے صرف چند ٹکڑوں کی شکل میں موجود تھے۔ ہمارا یقین ہے۔ اللہ تعالی نے چار الہامی کتابیں نازل کی ہیں قرآن پاک سے پہلے تورات زبور اور انجیل کو بھی نازل کیا گیا ہے اور اس سے قبل بہت سے صحیفے پیغمبروں پر اتارے گئے دوسری الہامی کتابوں میں

ردوبدل ہو چکا ہے۔ مگر قرآن ایسی کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالی نے خود لیا ہے۔ اس میں کسی قسم کی تحریف اور تدبلا نا ممکن ہے۔ یہ قیامت تک اسی طرح رہے گی اس میں کسی کمی بیشی کا امکان بھی نہیں ہو سکتا۔

جمع قرآن

دراصل رچرڈ قرآن کے مرتب کیے جانے پر تنقید کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ قرآن کو بالکل ترتیب نہیں دیا گیا اور نہ ہی اکٹھا کیا گیا اس بارے میں ان کے نظریہ ہے: قرآن کے مرتب اور مدون کیے جانے کا دعوی بالکل باطل ہے۔ مصحف صدیقی متعلقہ مصحف نہیں تھا۔ عہد صدیقی کے دوران اور اس کے بعد دیگر ذرائع سے ثابت ہوتا ہے کہ مصحف صدیقی بھی دیگر نسخوں کی طرح ایک ذاتی نوعیت کا نسخہ تھا۔ قرآن کی صحیح صحیح ترتیب اور تدوین کیسے ہو سکتی ہے جبکہ پیغمبر اسلام نے خود ہی بہت سے مواد کو خلط ملط کر دیا تھا۔ زید بن ثابت نے کسی اصول کو ملحوظ رکھے بغیر متفرق اجزاء کو جمع کیا۔ جوں جوں انہیں مواد ملتا گیا وہ لکھتے چلے گئے۔ مضامین کے تسلسل کا خیال رکھا گیا نا اسلوب کی ہم آہنگی کا۔ رچرڈ بیل کہتے ہیں قرآن پاک کو اگر کوئی سرکاری نسخہ تھا تو اس کو لوگوں کے حوالے کیا جانا ضروری تھا۔ وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں

The tradition as to the collection of the Quran after Muhammad Death Seems to assume that up to that time there had been no record.[7]

مستدرک حاکم کی ایک روایت حضرت زید بن ثابت صحیح منقول ہے جس میں لکھا ہوا ہے قرآن مجید عہد نبوی میں لکھا جا چکا تھا۔ ہم رسول اللہ کے پاس بیٹھے قرآن مجید جوڑا کرتے تھے۔ علامہ سیوطی نے اس کے علاوہ بھی بہت سی روایات بیان کی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اہل عہد نبوی میں قرآن مجید لکھا جا چکا تھا۔ قرآن مجید کی عدم کتابت کی بنیاد جن روایات پر رکھی گئی ہے ان میں قرآن مجید کے ایک جگہ جمع ہونے کا مسئلہ زیر بحث ہے نہ کہ کتابت کا۔ قرآن رسول اللہ کی حیات میں مجموعہ کی شکل میں موجود نہ تھا۔ قرآن کا نزول ضرورت کے مطابق تھوڑا تھوڑا ہوا ہے اور یہ سلسلہ قرآن کی حیات مبارک کے آخری لمحات تک جاری رہا۔ اس لیے آپ ﷺ کی زندگی میں یہ کتابی شکل میں پیش آنا مشکل تھا بلکہ ناممکن تھا۔ البتہ ہر آیت کے نزول ہوتے ہی قرآن لکھوا دیتے۔ جب بھی کوئی آیت نازل ہوتی جو لکھنا جانتے تھے ان میں سے کسی کو بلاتے اور ارشاد فرماتے اس آیت کو اس سورت میں لکھو جس میں فلاں فلاں آیتیں ہیں۔

تشکیل قرآن

رچرڈ بیل قرآن پاک کی تشکیل پر اعتراض کرتے ہوئے اپنی کتاب میں کہتے ہیں کی عثمان نے قرآن پاک کی تشکیل اس وقت کی جب کہ حالات و روایات بدل چکی تھیں اور ان پر خود بھی واضح نہیں تھیں۔

This revision under Othman which may be dated somewhere between the year of death of Usman and year of death of Muhammad the Usman death is about 20 years after Muhammad death is the Cardinal point in the formation of what we may call the Canon of the Quran what ever may have been the form of Quran before that time and as to that tradition is by no means clear we can be fairly certain that the book retains Still the form then established.[8]

علامہ زرکشی اپنی کتاب فہم ال سنن کے حوالے سے بیان کرتے ہیں قرآن مجید کو ضبط تحریر میں لانا کوئی نئی بات نہ تھی خود حضور اکرم نے اس کو لکھنے کا حکم دیا تھا۔ البتہ وہ شانہ کی ہڈیوں کاغذ کے ٹکڑوں اور کھجور کی شاخوں پر بکھرا ہوا تھا۔ حضرت ابو بکر نے

متفرق جگہوں سے اس کو یکجا کرنے کا حکم دیا۔ یہ سب اشیاء یوں تھیں جیسے حضور اکرم کے گھر میں منتشر اوراق موجود ہوں۔ ان میں قرآن لکھا ہوا تھا پس جمع کرنے والے ایک شخص حضرت ابو بکر نے ان اوراق کو جمع کر کے ایک دھاگے سے باندھ دیا تھا کہ ان میں سے کوئی چیز ضائع نہ ہونے پائے۔ کاغذ قلم دوات کی بے شمار قسمیں جو آج کل استعمال کی جارہی تھی ہیں اس زمانے میں اتنی ہر گز نہ تھی لیکن پھر بھی قرآن کریم کی کتابت کا باقاعدہ اہتمام کیا گیا۔ پتے چوڑی چوڑی سفید رنگ کی پتھر کی تختیاں اور تشتہ ٹوا ، کے او بر اور چمڑوں کے باریک پارچوں کے اوپر قرآن کی کتابت کی گئی۔

اشاعت قرآن

اگلا اعتراض محمد کے پاس قرآن کا کوئی سرکاری نسخہ نہ تھا کوئی متفقہ سرکاری نسخہ نہیں ملتا محمد نے لوگوں کو قرآن لکھنے سے منع کر دیا تھا۔ قرآن لکھنے کے حوالے سے ابن سعد طبری اور بخاری کی روایات بھی ناقابل اعتبار ہیں۔ اگر کچھ لکھا بھی گیا تو وہ پیغمبر اسلام کے صحابہ نے لکھا تھا۔ رچرڈ بیل کہتے ہیں قرآن پاک کو اگر کوئی سرکاری نسخہ تھا تو اس کو لوگوں کے حوالے کیا جانا ضروری تھا۔ مکمل قرآن کو بھی عوام کے حوالے نہ کیا گیا اس بارے میں وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں

> the complete Quran was not circulated among Mohammad followers in written form for them to study and a verse once delivered may easily have been forgotten in the course of years even by one who happened to hear it if the words does not fit quite smoothly into the context that is because it is substitution for the one which follows as the current of same reference shows it fits admirably in to a historical situation for it is a reference[9]

> دراصل عہد نبوی میں قرآن کریم کا ایک مصحف میں جمع نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ قرآن کریم میں نسخ واقع ہو رہا تھا۔ اگر قرآن کو ایک نسخے میں جمع کر لیا جاتا تو بعد میں جو آیات منسوخ کی جاتی ان کی وجہ سے دین میں اختلاف اور اختلاط پیدا ہو جاتا۔ لہذا اللہ تعالی نے مکمل ہونے تک قرآن کریم کو دلوں میں محفوظ فرمایا۔ پھر جب حضور کی وفات تک نسخ کا زمانہ ختم ہوا تو اللہ تعالی نے خلفائے راشدین کو اس کے مصحف کی صورت میں جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

علامہ سیوطی نے علامہ خطابی کے حوالے سے عہد رسالت میں ایک مصحف میں قرآن کریم کو جمع نہ کرنے کی حکمتوں کا تذکرہ کیا ہے۔ ان کے الفاظ ہیں قرآن کو ایک مصحف میں اس لیے جمع نہیں کیا گیا کیونکہ قرآن کے بعض حصوں کے احکام اور بعض حصوں کی تلاوت کے منسوخ ہونے کا انتظار تھا۔ پھر جب اس کا نزول حضور کی وفات کے ساتھ مکمل ہو گیا تو اللہ تعالی نے اس امت کے ساتھ قرآن کریم کی حفاظت کی ضمانت کے سچے وعدے کو پورا کرنے کے لیے خلفائے راشدین کے دلوں میں الہام کیا

اختلاف قرات

رچرڈ بیل ایک اختلاف یہ بھی کرتا ہے کہ قرآن میں قرات کا اختلاف ہے حضرت عثمان غنی خلیفہ بنے تو عجمی علاقوں تک اسلام پھیل گیا۔ علاقہ کے لوگوں نے ان صحابہ تابعین سے قرآن سیکھا۔ صحابہ کرام نے قرآن کریم حضور اکرم سے مختلف قرات کے

مطابق سیکھا تھا اس لیے ہر صحابی نے اپنے شاگردوں کو اپنی سیکھی ہوئی قرات سے قرآن پڑھایا۔ اس طرح قرت کا یہ اختلاف دور دراز ممالک تک پھیل گیا لوگوں نے اپنی قرات کو صحیح اور دوسرے کی قرات کو غلط سمجھنا شروع کر دیا۔

The disputes were serious enough to lead the general Hudaifah to lay the matter before the caliph Usman and to urge him to take steps to put an and to these differences the callif took Council with the leaders of Islam and finally Commissioned Zaid Bin sabit to revise the Quran.[10]

اختلاف قرات قرآنیہ کی حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ کی ایک حدیث کے مطابق قرآن پاک آپ پر سات حروف میں نازل کیا گیا سات حروف سے مراد سات لہجے یا تلاوت قرآن کے ساتھ طریقے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جبرائیل نے پہلے مجھے قرآن ایک حرف پر پڑھوایا پھر میں نے بار بار ان سے اصرار کیا اور یہ مطالبہ کرتا رہا کہ قرآن مجید دوسرے حروف میں بھی پڑھنے کی اجازت دی جائے وہ یہ اجازت دیتے گئے یہاں تک کہ معاملہ سات حرفوں تک پہنچ گیا۔ رسول اللہ نے تلاوت قرآن میں سہولت پیدا کرنے کے لیے بوڑھے امی اور بدوی عرب قبائل کو ان کے لہجے میں تلاوت کی اجازت دی۔ اس اجازت کی بنا پر ابتدا قرات میں اختلاف پایا گیا۔ ہر قبیلے کے لوگ اپنے لہجے کے مطابق قرآن پڑھا کرتے ۔ مختلف طرائق اور لہجوں کے مطابق قرآن کی تلاوت اس وقت تک جاری رہی جب تک حضرت عثمان نے قرآن کریم کی ایک قرات کو سرکاری طور پر نافذ نہ کر دیا۔ عجمی لوگوں کے لیے قرآن کریم کو بغیر نقطوں اور حرکات کے پڑھنا کافی مشکل کام تھا چنانچہ نقطے حرکات زیر زبر پیش وغیرہ لگائے گئے۔ نیز بچوں کو پڑھانے کی سہولت کے مد نظر قرآن کریم کو 30 پاروں میں تقسیم کیا گیا۔ نماز میں سہولت کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کے لیے رکوع کی ترکیب ترتیب کا بھی اہتمام کیا گیا۔

حضرت حذیفہ بن یمان کی تحریک پر حضرت عثمان غنی نے حضرت حفصہ کے پاس پیغام بھیجا کہ ان کے پاس جو حضرت ابو بکر کا تیار کروایا ہوا مصحف ہے وہ ہمارے پاس بھیج دیں۔ چنانچہ زید بن ثابت کی سرپرستی میں کمیٹی بنادی گئی اور انہیں پابند کیا گیا وہ کہ وہ حضرت ابو بکر کے صحیفہ سے نقل کر کے قرآن مرتب کریں۔ چنانچہ قرآن کریم کے چند نسخے تیار کیے گئے۔ ان کو مختلف جگہوں پر بھیج دیا گیا۔ تاکہ اسی کے مطابق نسخے تیار کر کے تقسیم کر دیے جائیں۔ اس طرح امت مسلمہ میں اختلاف ختم ہو گیا اور پوری امت مسلمہ اسی نسخہ کے مطابق قرآن مجید کی تلاوت کرنے لگی۔

غیر متعلقہ مواد

ریچرڈ بیل معوذتین کو اور سورۃ فاتحہ کو قرآن کا حصہ نہیں سمجھتے تھے۔ سورۃ فاتحہ سے متعلق البتہ یقین نہیں کہ وہ اسے قرآن کا حصہ سمجھتے تھے یا نہیں۔ حضرت ابی بن کعب معوذتین اور فاتحہ تینوں کو قرآن کا حصہ تصور کرتے تھے مگر ان کے نزدیک دو اور صورتیں بھی قرآن میں شامل تھیں جو موجودہ قرآن کا حصہ نہیں۔ ریچرڈ بیل کہتے ہیں سورۃ فاتحہ اور معوذتین کے حوالے سے وہ ان پر تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ قرآن پاک کا حصہ نہیں یہ تو ایک اسلوب ہے اور دعائیں ہیں۔ جن کو قرآن پاک میں شامل کیا گیا ہے۔ اس بارے میں وہ لکھتے ہیں: سورہ فاتحہ کے متن سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ در حقیقت سورہ قرآن کے متن کا حصہ نہیں تھی بلکہ یہ دعا تھی۔ جو کتاب قرآن کی تلاوت سے پہلے پڑھی جاتی اور ہر نسخہ کے شروع میں لکھ دی جاتی قرآن کریم کے اسلوب سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ابتدا سے آخر تک پورے قرآن میں اللہ انسان سے مخاطب ہیں۔ جبکہ فاتحہ کے سلوب سے واضح ہوتا کہ انسان قرآننے رب سے مخاطب ہے۔ اس لیے کہ سورۃ فاتحہ کا اسلوب بقیہ قرآن سے مختلف ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ سورۃ ال عمران میں ارشاد ہوتا ہے قرآن کریم میں یہی اسلوب دیگر بہت سے مقامات پر اپنایا گیا ہے اور مذکورہ بالا امثال بیل کے خیال کو باطل کر دیتی ہیں۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ حضور اکرم وحی کے نازل ہونے کے ساتھ ہی آیات کو تحریر کرا دیا کرتے تھے اور لکھوانے کے ساتھ ساتھ حفظ بھی کراتے تھے۔ پھر اسے اپنے پاس محفوظ بھی فرماتے۔ اس وجہ سے قرآن کے پاس پورا قرآن مجید لکھی ہوئی شکل میں موجود تھا لیکن ایک جلد میں مجلد نہ تھا مختلف چیزوں پر لکھا ہوا تھا ۔ اصحاب رسول میں سے جو لوگ پڑھے لکھے تھے وہ خدمت نبوی میں حاضر ہو کر ایات لکھ لیا کرتے تھے جب کسی صورت میں آیت کا اضافہ ہوتا تو معلوم کر کے ترتیب کے مطابق درج فرما لیتے۔ اس طرح بہت سے صحابہ کے پاس حضور کا تصدیق کیا ہوا قرآن پاک کا نسخہ موجود تھا۔

2. قرآن کی عدم تکمیلیت

رچرڈ بیل نے قرآن پاک کی عدم تکمیلیت کے بارے میں جو کچھ کہا اس کا مفہوم یہ ہے کہ دراصل محمد کی وفات کے بعد قرآن پاک کو مرتب کرنا شروع کیا گیا اور جب نزول قرآن ہو رہا تھا اس وقت کچھ لوگوں نے جو ان کے ماننے والے تھے اس کو اپنی یادداشت میں محفوظ کیا اور کچھ نے اس کو سبق کے طور پر یاد کیا کچھ نے اس کو لکھنا شروع کیا۔

The tradition as to the collection of the Quran after Muhammad Death Seems to assume that up to that time there had been no authoritative record of the Revelation some passage is had been used in the right you will prayer and would of course be well known for the rest some believers had memorized them some more them some less some more some lesson and some had written out forces for their own use .[11]

عبدالعزیز بن روافع کہتے ہیں میں اور شداد بن معقل ابن عباس کے پاس گئے۔ شہداد بن معقل نے ان سے پوچھا کہ کیا نبی کریم نے اس قرآن کے سوا بھی قرآن کا کچھ حصہ چھوڑا تھا؟ انہوں نے جواب دیا حضور اکرم نے اس کے سوا کچھ نہیں چھوڑا جو قرآن کے ان دو گتوں کے درمیان میں محفوظ ہے۔ پھر ہم محمد بن حنفیہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے ان سے بھی یہی پوچھا انہوں نے جواب دیا قرآن نے جو بھی وحی مطلوب چھوڑی وہ سب دو گتوں کے درمیان محفوظ ہے۔ یہ روایت اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ قرآن میں سے کچھ بھی ضائع نہیں ہوا کیونکہ رسول اللہ نے جو کچھ بھی اپنی امت کے لیے چھوڑا تھا وہ بین الدفین محفوظ کر دیا گیا تھا۔ حافظ ابن حجر نے شرح بخاری میں بھی ایک باب قائم کیا۔ یہ باب اس شخص کا بیان ہے جو کہتا ہے حضور نے جو کچھ چھوڑا ہے وہ ان دو گتوں کے درمیان ہے۔ یہ باب ان لوگوں کے رد میں باندھا گیا ہے جو یہ سوچتے ہیں کہ قرآن کا بیشتر حصہ حضور کی وفات کے ساتھ ضائع ہو گیا تھا۔

بدر دین عینی نے بھی بالکل یہی نقطہ پیش کیا ہے وہ لکھتے ہیں تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ قرآن میں کسی قسم کی کمی نہیں ہے اور جو بین الدفین قرآن ہے وہ متواتر ہے۔ رسول اللہ کے زمانے میں مکمل قرآن مجید مختلف چیزوں پر لکھا ہوا تھا مگر سارے اجزا الگ الگ تھے۔ حضرت ابو بکر نے قرآن مجید کی تمام صورتوں کو ایک ہی حکومتی سطح پر اور سب کی رائے سے کیا جس سے ایک ایسا مجموعہ تیار ہوا جس پر سب کا اجماع تھا۔

قرآنی روایات کا نسخ ہونا

ناسخ و منسوخ کے متعلق اعتراض مستشرقین کا استدلال ہے کہ اس کی موجودگی میں کچھ بھی قابل اعتبار نہیں رہتا۔ اس بات کا کیا یقین ہے کہ خدا نے آج جو حکم دیا وہ کل منسوخ نہیں کرے گا۔ اس سے خدا کے استقلال فیصلہ میں نقص لازم آتا ہے اور یہ ماننا پڑتا ہے کہ وہ ایک حکم دیتا ہے اور اس کے بعد اس کا ذہن تبدیل ہو جاتا ہے۔ پہلا حکم مناسب نہیں تھا لہذا دوسرا حکم نافذ کر دیا جاتا ہے۔ قرآن میں ناسخ اور منسوخ کے موجود ہونے پر رچرڈ اعتراض کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں کچھ آیات ہیں ان پر نسخ واجب ہوا ہے اور کچھ آیات کے حکم ہونے کے بعد ان کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔

> Proper sense of Nasa was that one verse of the Quran abrogated another and that in regard to this we must not follow the opinion of exegetes or the founders of legal schools but have the authority of a direct statement of the prophet or of one of the companions[12]
>
> دراصل کسی شرعی حکم کو شرعی دلیل کے ذریعے ختم کرنا نسخ کہلاتا ہے۔ لوگوں کے حالات کی تبدیلی لوگوں کی مصلحت کا خیال رکھتے ہوئے اور ان کی سہولت کے ارادے کو سامنے رکھتے ہوئے نسخ ہوتا ہے۔ یہ عقائد آداب اخلاق عبادات میں واقع نہیں ہوتا بہت سی آیات جن پر نسخ ہوا۔ وہ حالات کی تبدیلی اور سہولت کے ارادے سے ان کو منسوخ کیا گیا ہے اور ان کی جگہ پر نئے احکام لائے گئے ہیں مگر یہ احکام ادب واخلاق معاملات عقائد کے اوپر لازم نہیں ہوتے۔

نسخ کا لفظ نظر ثانی کے مترادف ہے یہ اصول نسخ ہی تھا جس کے تحت قرآن کے کئی حصے عہد نبوی میں ختم کر دیے گئے۔ نسخ نے اس یقین کے لیے کوئی بنیاد نہ چھوڑی کہ کسی ایک شخص کے پاس بھی وہ قرآن موجود ہے جو محمد قرآن ماننے والوں کو دینا چاہتے تھے۔ تو متعدد آیات جو نسخ کی زد میں آکر موجودہ قرآن میں شامل ہونے سے رہ گئی تھیں ان سے حقیقت واضح ہوتی ہے کہ موجودہ قرآن مکمل نہیں ہے۔

قرآن پاک کی عیسائیت اور یہودیت سے مشابہت

رچرڈ بیل کا ایک اعتراض قرآن پاک پر یہ بھی ہے کہ قرآن پاک یہودی اور مسیحی لٹریچر سے ماخوذ ہے۔

رچرڈ بیل نے قرآنی آیات کے حوالے سے روز قیامت پیش آنے والے واقعات کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھا ہے ان سب کی یہودی اور عیسائی خیالات سے مشابہت واضح ہے اور یہاں ان کا تفصیلی تذکرے کی حاجت نہیں۔ بہت سے ڈرامائی مناظر ان حالات کا نتیجہ ہیں جن میں محمد اپنے مخالفین میں موجود تھے محمد نے نظر یہ قیامت کا قرآن نئے عقائد کو نافذ کرنے کے غرض سے آزادانہ استعمال کیا۔ بیل کے خیال میں روز حشر کتابوں کے کھولے جانے، آدمی کا نامہ اعمال اس کے ہاتھ میں دیے جانے اور اسے پڑھنے کے لیے کہے جانے کے قرآنی تصورات انجیل اور عربوں کے حالات پر منحصر ہیں۔ جہنم کا قرآنی تصور ایتھوپک کے توسط سے عبرانی کی طرف سے ماخوذ ہے۔ جسے محمد نے اختیار کر کے اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا ہے۔ رچرڈ بیل کہتا ہے کہ اکثر الفاظ قرآن نے انگریزی اور عربی لٹریچر سے لیے گئے ہیں:

words of Jewish and Christian literature borrowed metaphors and words many of these metaphors can be parallelled in Jewish and Christian literature it must not have be too readily assumed that that is proof of their having been

borrowed some of them are so obvious that they may quite well have been employed in dependently borrowed words .The Quran contain a number of word which are not native Arabic was a little reluctantly recognised by Muslim Scholars do in their lack of knowledge of other languages they often failed to elucidate their origin.[13]

اکثر مسیحی لٹریچر میں تفصیلا موجود ہے اہل جہنم کے اہل جنت سے پانی طلب کرنا انجیل میں موجود ہے۔ اہل جہنم کا زنجیروں سے جکڑا جانا یہ بھی انجیل میں موجود ہے۔ شیطان کے زنجیروں سے جکڑے جانے کے مشابہ ہے۔ شجر زقوم اور کھولتے ہوئے پانی سے جہنمیوں کی تواضع کا تخیل عربی رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ مقصد ان سب کا یہ ہے کہ مستقبل کی سخت سزاؤں سے ڈر کر سخت دلوں سے غیر مطلوب عقائد کو نکال دیا جائے۔ اس طرح جنت بھی مقامی رنگ اور روغن کے علاوہ عیش ونشاط اخروی کے یونانی اور مسیحی تصورات کی مدد سے تیار کی گئی ہے۔ اس کا مقصد بھی یہ ہے کہ مستقبل کی عیش و عشرت کو سامنے رکھ کر لوگ ان کاموں سے بچیں جن سے محمد انہیں دور رکھنا چاہتے ہیں۔ جنت کا سب سے پراسرار عنصر حوروں کا تخیل ہے۔ یہ زرتشی اور مسیحی تصورات سے ماخوذ ہے۔ تاہم میرے خیال میں اس سلسلے میں غالبا عیسائیوں کے جنت میں فرشتوں کے تصور سے استفادہ کیا جا سکتا ہے

قرآنی زبان والفاظ

رچرڈ بیل کہتا ہے کہ اکثر الفاظ قرآن نے بھی انگریزی اور عربی لٹریچر سے اخذ کیے۔

Richard bell says in his book that doctor jaafri has collected some 275 words which have been regarded as of foreign origin the majority of these however can be shown to have been in use in Arabic in pre Islamic Times and many of them had been regular Arabic words of only about 70 can we say that the use was new or that they were used in new senses۔Richard Bell objects on the language of Quran he says in his book that there that the familiar words and word used in an unfamiliar sense is shown by the fact that explanations are sometimes added but it is only natural to assume that the Quran was delivered in the language of the people so far as possible and that even these borrowed word were all ready known to Mohammed followers from their intercourse with jewish and Christians.[14]

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے: بے شک ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں بنایا ہے تاکہ تم لوگ عقل حاصل کرو اس کو سمجھ سکو۔ دوسری جگہ پر ارشاد ہوتا ہے بے شک ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم اس سے سمجھ بوجھ حاصل کر سکو ۔ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ لوگوں کو اس طرح متوجہ کیے جانے کے لیے آسان زبان میں اور ان کی اپنی زبان میں قرآن پاک کو نازل کیا گیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ قرآن پاک کے نازل ہونے کی اور اس کے احکامات کی حکمت کو باسانی سمجھ سکیں اور آیت کے نزول کی شان بھی ان پر واضح ہو جائے۔

ڈاکٹر حمید اللہ کا بیان ہے کہ بریکسل نے انہیں بتایا کہ ہمارے ادارے نے دنیا کے مختلف حصوں سے قرآن مجید کی تقریبا42 ہزار نسخہ جات کی فوٹو کاپیاں منگوائیں۔ ان کا باہم موازنہ کیا۔ غیر مطبوعہ قرآن کریم کے 42 ہزار نسخوں کو اس لیے انہوں نے اکٹھا کیا کہ قرآن کے متن میں تضادات اور اختلافات کو سامنے لائیں۔ تاہم تمام موجودہ نسخہ جات کو اکٹھا کر کے ان کا باہم موازنہ کرنے کے بعد اس ادارے نے جو رپورٹ جاری کی وہ ملاحظہ فرمائیں۔ آگرچہ ابھی تک قرآن کریم کے مختلف نسخہ جات کو جمع کرنے کا کام جاری ہے تاہم جتنا کام مکمل ہو چکا ہے اس کی بنا دپر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کے 42 ہزار نسخہ جات میں کتابت کی غلطیاں تو موجود ہیں مگر متن قرآن میں کسی قسم کا تضاد موجود نہیں۔

غیر محفوظ

رچرڈ بیل قرآن کے غیر محفوظ ہونے کا دعوی کرتا ہے اور کہتا ہے لوگوں نے بعد میں اس میں ردوبدل کیا اس کے احکامات بھی بدل دیے گئے اور اس کے الفاظ بھی بدل دیے گئے۔

it is the uncreated word of God the Doctrine is the stated by Abu Hanifa the Quran is the speech of Allah written in the copies preserved in the memories recited by the tongue revealed to the prophit over pronouncing writing and reciting the Quran is created where as the Quran itself is Un created.[15]

حقیقت یہ ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور پورے طور پر محفوظ ہے۔ اگر یہ حقیقت نہ ہوتی تو خود مغربی اہل قلم جن میں اسلام کے سخت مخالف اور معاوند افراد بھی شامل ہیں اتنے کھلے الفاظ میں اس کا اقرار نہ کرتے۔ دوسرا یہ کہ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالی نے خود لیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے قرآن مجید میں باطل نہ تو سامنے سے آسکتا ہے نہ ہی اس کے پیچھے سے یہ قیامت تک اپنی اصل حالت میں موجود رہے گا۔ خود اللہ تعالی اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔ بلاشبہ ہم نے ذکر کو نازل کیا اور بلا شبہ ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالی کی طرف سے قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری کے باوجود مسلمانوں نے اس کی حفاظت کی ضرورت کو نظر انداز نہیں کیا نہ صرف اس کے ہر لفظ اور حرکت کو محفوظ کیا بلکہ اس کے تلفظ کے طریقے بھی ہم تک پہنچائے۔ قرآن کے نزول کے ساتھ ہی اس کی کتابت کا اہتمام کیا ہے۔ اس کی ترتیب بھی وہی ہے جو اللہ تعالی کی طرف سے دی گئی تھی۔ یہ اللہ تعالی کے الفاظ ہیں جن کو لوگوں نے اپنی یادداشت میں محفوظ کیا اور جن کو لکھا گیا ان کی تدوین بھی اسی طرح کی گئی اور اسی طرح ان کی تلاوت کی جاتی ہے جس طرح وہ نازل ہوئے۔ قرآن پاک لوح محفوظ میں محفوظ ہے اور یہ رمضان کے مہینے میں لیلۃ القدر کو نازل ہوا لہذا محمد ﷺ پر جبرائیل کا ذریعے نازل ہوا۔ محمد اس کے مصنف نہیں بلکہ وصول کنندہ ہیں محمد نے ان کو یاداشت میں محفوظ کیا۔

پراسرار حروف

رچرڈ بیلٹ قرآن پاک میں پراسرار حروف کے ہونے کا ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں علیحدہ علیحدہ حروف اور ان کے مختلف پراسرار حروف موجود ہیں جن سے پڑھنے والا مطمئن نہیں ہوتا اور نہ ہی ان الفاظ کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے۔

> A group of letters which are simply read as separate letters of the alphabet these letters are one of the mysteries of the Quran not satisfactory explanation of their meaning if they have one

has ever been given nor has any convincing reason have been found.[16]

قرآن مجید میں کچھ ایسے حروف ہیں جن میں سورہ کا آغاز ان حروف سے ہوتا ہے جن کا مفہوم کوئی نہیں جانتا۔ ان حروف کو حروف مقطعات کہتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے یہ بیان دیا ہے کہ یہ حروف کچھ ناموں کے مخففات ہیں جن کو اس لیے استعمال کیا گیا تھا کہ لکھی ہوئی سورہ اس کے اپنے حوالے سے یاد رکھی جاسکے مگر ان حروف کا مفہوم کوئی نہیں جانتا۔ یہ اللہ تعالی کی طرف سے نازل شدہ کلام ہے اور اسی طرح سے مسلمان اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان حروف کی تلاوت کو عبادت سمجھ کر پڑھا جاتا ہے۔

قرآن کی زبان

قرآن پاک جس زبان میں نازل کیا گیا اس پر تنقید کرتے ہوئے رچرڈ بیل کہتے ہیں کہ قرآن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کی زبان میں نازل کیا گیا اور جہاں تک ممکن ہوا الفاظ مسیحی لٹریچر سے اور یہودی لٹریچر سے ادھار لیے گئے محمد اور ان کے جاننے والے ماننے والے اس لٹریچر کو پہلے سے جانتے تھے۔

Richard Bell objects on the language of Quran, word used in an unfamiliar sense is shown by the fact that explanations are sometimes added but it is only natural to assume that the Quran was delivered in the language of the people so far as possible and that even these borrowed words were all ready known to Mohammed followers from their intercourse with Jews and Christians.[17]

دراصل قرآن کا یہ سٹائل اس کی خصوصیت ہے۔ اتنی متفرق صورتوں کے باوجود اس میں کسی غلطی کا شائبہ تک موجود نہیں۔ اس میں تخلاتی خصوصات اس کے معجزاتی بیان ہونے کی خصوصیت کو ظاہر کرتے ہیں جو پڑھنے والے پر جادوئی اثر رکھتی ہیں۔

قرآنی جدول اور سورۃ میں تبدیلی

سورتوں کی ترتیب اور قرآن پاک کے جدول کے پر تنقید کرتے ہوئے رچرڈ بیل کہتے ہیں کہ ترتیب قرآن میں سورتوں کی ترتیب لگاتے ہوئے کسی چیز کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔ اور اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں:

regarding edition in Quran editions in the middle of Suras are very common.[18]

Richard well says to arrange the Quran in chronological order must be based on the careful analysis of the Surah.[19]

عہد نبوی میں ہی قرآن مجید کی تعلیم کا باقاعدہ اہتمام کیا گیا تھا۔ چنانچہ صحابہ کرام نے حفظ اور کتابت دونوں طرح سے قرآن مجید کو رسول پاک سے حاصل کیا۔ قرآن مجید کی مکمل ترتیب جو ایات اور سورتوں کی باہمی ترتیب سے عبارت ہے خود نبی کریم کے زمانہ مبارک میں مکمل ہو گئی تھی اور صحابہ کرام نے قرآن مجید کو اسی ترتیب کے مطابق ایک نسخے میں جمع کیا۔ رسول اللہ کے زمانے میں مکمل قرآن مجید مختلف چیزوں پر لکھا ہوا تھا مگر سارے اجزا الگ تھے۔ حضرت ابو بکر نے قرآن مجید کی اور انجام دیا اس طرح مصحف صدیق کی جیسا نسخہ مرتب ہوا۔ اختلاف قرات قرآنیہ کی حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ نے تلاوت قرآن میں

سہولت پیدا کرنے کے لیے مختلف قبائل کو قرآنی لہجے میں تلاوت کی اجازت دی تھی۔ سات حروف سے مراد سات لہجے کے تلاوت قرآن کے ساتھ مختلف طرک ہیں۔ عہد صدیقی میں قرآن مجید کا جو نسخہ صحابہ کرام کے اجماع کے ساتھ تیار کیا ۔حضرت عثمان کا پوری امت کو قرآن مجید کے اس متفقہ نسخے پر جمع کرنا بہت بڑا کارنامہ ہے۔

قانون سازی

نماز کھانے پینے، جوا، روزہ، حج، طلاق، وراثت کے معاملات میں قانون سازی

رچرڈ بیل قرآن پاک کی قانون سازی پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قرآن نے خود ہی قانون سازی کر دی اور ہر معاملات زندگی کے اصول وضوابط کو طے کر دیا اس بارے میں وہ اپنی کتاب میں کہتے ہیں :

> the legislation of Quran the legal portions of Quran poor tax, like zakat, forbidden food and different drinks, gambling, orders regarding fasting, pilgrimage, divorce, marriage inheritancy and other subjects which are dealt with need not be specially treated here.[20]

> قرآن چونکہ مکمل ضابطہ حیات ہے اور قیامت تک کے لیے اس اس سے استفادہ کیا جائے گا۔ اس میں ہر مسئلے کا حل بتایا گیا ہے۔ اسی طرح عبادات وعقائد کی اہمیت شراب، جوا، حرام خوری، مردار ان سب کے نقصانات اور نماز روزہ حج زکوۃ کے معاشرتی معاشی روحانی فوائد سے آگاہ کیا گیا ہے۔ اگر قرآن میں ۔موجود نہ ہوتا تو بنی نوع انسان کی رہنمائی نہیں ہو سکتی تھی۔

خلاصۂ بحث

قرآن کلام الہی ہونے کی وجہ سے انتہائی مقدس اور قابل احترام کتاب ہے۔ اس آرٹیکل میں رچرڈ بیل نے اپنی کتاب انٹروڈکشن ٹو قرآن میں قرآن پاک پر جو اعتراضات کیے ہیں انہیں اعتراضات کا مدلل انداز میں رد کرنے کی سعی کی گئی ہے ۔اس سلسلہ میں پہلا اعتراض جو رچرڈ بیل کا تحریر کیا گیا ہے قرآن میں غیر مستند اور سنی سنائی فرضی کہانیاں شامل کرنے کا ہے۔ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالی نے خود لیا اس کے باوجود مسلمانوں نے اس کی حفاظت کی ضرورت کو نظر انداز نہیں کیا۔ قرآن ہر قسم کی تحریف سے پاک ہے اور اسی طرح سینوں میں اور سفینوں میں محفوظ رہے گا۔ یہ فرضی کہانیاں نہیں اصحاب کہف پر پوری سورۃ قرآن میں نازل ہوئی۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے پہلے آدمی کے طور پر تخلیق کیا اور ان کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے شیطان کو فرشتوں کی جماعت سے نکال دیا اور شیطان ان کے خبوط کی وجہ بنا۔ حضرت خضر کی ملاقات بھی انبیاء کرام سے ہوئی تاکہ وہ ان کو علم سکھا سکیں۔ اسی طرح دوسرا اعتراض فرشتوں پر تیسرا شیطان جو تھا جنت پر اور دوزخ پر اور پانچواں اعتراض قیامت کے دن پر کیا گیا ہے۔ اس بارے میں بھی مدلل انداز سے ان اعتراضات کا رد کیا گیا ہے۔ یوم آخرت فرشتوں نبیوں پر ایمان ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور فرشتے اور شیطان اللہ کی بنائی مخلوق ہیں۔ چھٹا اعتراض قرآن میں تحریف اور تبدیلی کا ہے مگر جس چیز کی حفاظت کا ذمہ اللہ خود لے اس میں کیسے تبدیلی ممکن ہے۔ ساتواں اعتراض جمع قرآن پر آٹھواں اعتراض تشکیل قرآن پر نواں اعتراض قرآن کے نسخے موجود نہ ہونا اور دسواں اعتراض قرآن کی قرت کے بارے میں کیا گیا ہے۔ رچرڈ بیل کے یہ اعتراض تعصب پر مبنی ہے عہد نبوی میں کتابت قرآن کے ثبوت موجود ہیں۔ حضور کے زمانے میں قرآن مختلف چیزوں پر لکھا ہوا موجود تھا جو بعد میں مصحف صدیقی بنا اور قرات کے اختلاف پر حضرت عثمان نے ایک ہی سرکاری نسخہ قرآن

نافذ کیا تو یہ اعتراض بھی ختم ہو گیا۔ گیارہواں اعتراض قرآن میں اضافی مواد اور دعاؤں کا شامل ہونا ہے۔ تو ایسا اسلوب جو ان دعاؤں کا ہے قرآن میں اکثر جگہوں پر موجود ہے۔ باروں اعتراض قرآن کی عدم تکمیلیت کا ہے۔ تیرہواں اعتراض قرآن میں ناسخ و منسوخ اور چودھواں اعتراض قرآن میں یہودی اور عیسائی لٹریچر موجود ہونے کا ہے۔ یہودی اور مسیحی لٹریچر سے قرآن محفوظ ہے۔ قرآن تو دور نبوت میں ہی مکمل تھا مگر بکھرا ہوا تھا اور منسوخ شدہ آیات حالات کے پیش نظر جن میں تبدیلی کر دی گئی ان کی جگہ ناسخ نے لے لی۔ یہودی مسیحی لٹریچر کی کچھ حد تک قرآن میں مشابہت ہے۔ پندرہواں اعتراض قرآن کی زبان و الفاظ علاقائی ہونے کا کیا گیا ہے اس کا سبب یہ ہے لوگ آسانی سے اس کو سمجھ سکیں۔ سولہواں اعتراض حفاظت قرآن کے بارے میں شکوک پر کیا گیا ہے اس کا رد بھی مدلل انداز سے کیا گیا ہے کیونکہ یہ اللہ کے الفاظ ہیں جو اللہ نے نازل کیے اور خود ان کی حفاظت کی ذمہ داری لی۔ سترہواں اعتراض جمع قرآن اور اٹھارہواں اعتراض قرآن میں پر اسرار حروف اور الفاظ کی موجودگی اور اینسواں اعتراض قرآن کی زبان پر کیا گیا اور اخری اعتراض جس کے بارے میں مدلل جواب دیا گیا ہے قرآن میں قانون سازی پر کیا گیا کیونکہ تا قیامت قرآن پاک ہدایت کا ذریعہ ہے۔ لہذا معاملات زندگی اور معیار زندگی کو واضح کرنا بھی ضروری تھا اللہ تعالی نے اس لیے قرآن میں معاملات اور قانون سازی شامل کی اور قرآن پاک میں پر اسرار حروف مقطعات ہیں جو سورتوں کے شروع میں قرآن ی حصہ بن کر نازل ہوئے ہیں ان کی تلاوت باعث اجر ہے مگر ان کے معنی کسی پر بھی واضح نہیں۔ رچرڈ بیل کے تمام اعتراضات تعصب پر مبنی ہیں وہ خود بھی اپنی رائے سے بعض جگہوں پر مطمئن نظر نہیں آتے۔ زچرڈ بیل نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ قرآن کو اغلاط پر مبنی قرار دے۔ اس آرٹیکل میں اس کے اعتراضات کے مدلل جواب دیے گئے ہیں۔

References

[1] Richard Bell, *Introduction to Quran,* 16.
[2] Richard Bell, *Introduction to Quran,* 144.
[3] Richard Bell, *Introduction to Quran,* 145.
[4] Richard Bell, *Introduction to Quran,* 159.
[5] Richard Bell, *Introduction to Quran,* 160.
[6] Richard Bell, *Introduction to Quran,* 150.
[7] Richard Bell, Introduction to Quran, 38.
[8] Richard Bell, *Introduction to Quran,* 42, 43.
[9] Richard Bell, *Introduction to Quran,* 42-43.
[10] Richard Bell, *Introduction to Quran,* 42.
[11] Richard Bell, *Introduction to Quran,* 38.
[12] Richard Bell, *Introduction to Quran,* 98.
[13] Richard Bell, *Introduction to Quran,* 80.
[14] Richard Bell, *Introduction to Quran,* 80.
[15] Richard Bell, *Introduction to Quran,* 80.
[16] Richard Bell, *Introduction to Quran,* 54.
[17]Richard Bell, *Introduction to Quran,* 54.
[18] Richard Bell, *Introduction to Quran,* 88.
[19] Richard Bell, *Introduction to Quran,* 103.
[20] Richard Bell, *Introduction to Quran,* 166.